بات کرتے اور دینی مسائل میں لوگوں کو اچھی خاصی رہنمائی فراہم کرتے۔ اسی طرح حافظ محمد صادق، اسی طرح پروفیسر چودھری سلطان بخش (پرنسپل) جو ڈسپلن کے معاملے میں ذرا سی رُورعایت کے بھی قائل نہ تھے۔ سخت گیر اور سخت مزاج مگر طلبہ کے حق میں بہت شفیق۔ بہت انہماک سے پڑھاتے اور وقت سے پہلے کلاس کبھی نہ چھوڑتے۔ کلاس سے باہر بھی طلبہ کی تربیت اور ان کے ذہن کو جلا دینے کا سامان پیدا کرتے رہتے۔ 'ہماری مائیں' گاؤں کی ان روایتی ماؤں کا خاکہ ہے جو فقط کسی ایک بچے سے نہیں، بلکہ گاؤں اور گلی محلے کے سارے بچوں سے اپنے بچے کا سا پیار کرتی ہیں۔ ایسے حقیقی کرداروں میں ماسی ولایتاں، ماں بھاگی، ماں سرداراں اور ماں مکھی وغیرہ شامل ہیں۔ لکھتے ہیں: ''تو یہ تھی ہماری مائیں، جنھوں نے ہمیں پالا پوسا، بڑا کیا اور انسان بنایا۔ آج ہمارے اندر انسانیت نام کی کوئی رمق، احترام اور عزت کے جذبے کا کوئی شائبہ اور محبت کے مادے کا کوئی ذرہ موجود ہے تو یہ صرف ان ہستیوں کی دین ہے''۔ ان خاکوں میں آپ بیتی کی جھلک بھی نمایاں ہے۔ پرانے وقتوں کی تصاویر بھی شاملِ کتاب ہیں۔

سعید اکرم صاحب نے یہ خاکے لکھ کر اپنے بقول: ''دل کے اوج فلک پر چمکنے والے ستاروں کو صفحۂ قرطاس پر اُتارا ہے'' (ص ۱۶)۔ یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے ''مجھے نشوونما دی اور اپنی محبتوں کی گود میں پال کر بڑا کیا''۔ (ص ۱۲۳)

لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقیوم ملک کے بقول: ''انھوں نے اپنے محسنوں کی شخصیات کے نہایت ہی اعلیٰ خاکے کھینچ کر اپنی وفا اور اپنے قلم کا حق ادا کردیا ہے''۔ طباعت و اشاعت، جلد بندی مناسب اور کاغذ عمدہ ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

نقوشِ زندگی (خودنوشت سوانح حیات)، مولانا محمد عبدالمعبود۔ ناشر: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، نوشہرہ۔ صفحات: ۲۵۲۔ قیمت: درج نہیں۔

خودنوشت سوانح عمریوں کی روایت قدیم زمانے سے چلی آرہی ہے۔ معیاری سوانح عمری کے بارے میں متعدد آرا ملتی ہیں۔ مغربی ادبیات میں اس کے اصول و قواعد اور معیار کا پیمانہ مشرقی ادبیات سے مختلف ہے۔ تاہم آپ بیتی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ کسی انسان کی زندگی کے تجربات، مشاہدات، محسوسات، نظریات اور عقائد کی ایک مربوط داستان ہوتی ہے جو خود اس

نے بے کم و کاست قلم بند کردی ہو، جسے پڑھ کر اس کی زندگی کے نشیب و فراز معلوم ہوں۔

زیرنظر آپ بیتی مصنف کی زندگی کے حالات کی راست تصویر کشی ہے۔ ان کے موے قلم نے واقعات کے ایسے خوش نما پیکر تیار کیے ہیں کہ گذشتہ ۵۰ برس کے ملکی حالات سامنے آجاتے ہیں۔ مصنف ایک عالم دین ہیں، اپنی تعلیمی اور تدریسی زندگی کے کوائف کے علاوہ اپنے اساتذہ، پیرومرشد اور عزیز و اقارب سے متعلق اپنے روابط صاف صاف طریقے سے بیان کردیے ہیں۔ جس ماحول میں مصنف کی تعلیمی زندگی گزری، وہاں سیّد مودودیؒ کے لیے کوئی نرم گوشہ نہیں تھا، چنانچہ زیرنظر کتاب کے مطابق مصنف نے دل کھول کر اس محاذ آرائی میں حصہ لیا جو اُس دور کے علما اور مولانا مودودیؒ میں جاری تھی۔ تحریری و تقریری مباحثے اور مناظرے بھی زوروں پر تھے۔

اس آپ بیتی میں مصنف نے ملکی اور غیرملکی استعمار کا ذکر بھی کیا ہے۔ بیرونِ ملک سفرناموں کے سلسلے میں بھارت کا سفر یادگار سفر کہا جاسکتا ہے، جس میں 'شیخ الہند سیمی نار' میں ایک مقرر کے پاکستان کے خلاف تبصرے پر مصنف اور ان کے ساتھی اجلاس کا بائیکاٹ کرتے ہوئے باہر چلے گئے (ص ۲۶۰)۔ اسی سفر میں آگرہ قلعے کی سیر کے موقعے پر یہ افسوس ناک واقعہ بھی پیش آیا کہ مصنف کے وفد کے ایک پاکستانی فرد کو قلعے کے دروازے پر اپنی ٹوپی اُتار کر قلعے کے محافظ ہندوؤں کے پاؤں پر رکھنی پڑی لیکن وہ پھر بھی راضی نہ ہوئے (ص ۲۶۱)۔ (ظفر حجازی)

امریکا زوال کی جانب، رضی الدین سیّد۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون: ۳۵۴۳۲۴۱۹-۰۴۲۔ صفحات: ۱۶۰۔ قیمت: ۲۲۰ روپے۔

مصنف ایک منجھے ہوئے قلم کار ہیں۔ مختلف عنوانات پر کئی کتب کے مصنف ہیں۔ کراچی میں 'نیشنل اکیڈمی آف اسلامک ریسرچ' کے کرتا دھرتا ہیں جہاں سے صہیونیت پر منظم اور سائنٹی فک انداز میں ۱۵ قیمتی کتب شائع کی جاچکی ہیں۔ زیرتبصرہ کتاب میں مصنف نے امریکا کے خلاف عالمی نفرت، اخلاقی بے راہ روی، امریکی شرح پیدایش میں تیز رفتار کمی، معیشت کا زوال، امریکا پر یہودی اثرات، امریکا میں اسلحہ کی بہتات اور اس کے استعمال کے خطرناک اثرات، اور مختلف مفکرین کے خیالات اور آرا پیش کی ہیں۔ امریکا میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی کا جائزہ